عبداللطیف خالد چیمہ

یوم ختم نبوت کی غیر معمولی پذیرائی!

تحریکِ ختم نبوت کے اولین شہید سیدنا حبیب ابنِ زید انصاری رضی اللہ عنہ ہیں۔ جن کو مسیلمہ کذاب کی اسٹیبلشمنٹ نے پکڑلیا(گرفتار کرلیا) اور پوچھا کہ یہ بتائیں کہ ’’محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان رکھتے ہیں؟‘‘ کہا کہ ہاں! میں جناب محمد صلی اللہ علیہ وسلم پر ایمان لا چکا ہوں، کہا گیا کہ ’’مسیلمہ پر بھی ایمان لے آؤ‘‘، جواب میں فرمایا ’’میرے کان تمہاری آواز سننے سے عاجز ہیں‘‘ سمجھایا وہ نہ مانے تو مسیلمۂ کذاب کے پاس لے گئے، پھر بھی نہ مانے اور یہی فرماتے رہے کہ ’’میرے کان تمہاری آواز سننے سے عاجز ہیں‘‘۔ ایک بازو، دوسرا بازو، ایک پاؤں پھر دوسرا پاؤں کاٹ دیا گیا مگر جب تک ان کی جان میں جان رہی وہ یہی فرماتے رہے کہ ’’میرے کان تمہاری آواز سننے سے عاجز ہیں‘‘۔

جناب نبی کریم (صلی اللہ علیہ وسلم) کے وصال مبارک کے بعد خلیفۂ بلافصل سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ نے فتنہ انکار ختم نبوت کے قلع قمع کے لئے جو لشکر روانہ فرمایا اس میں بارہ سو جید صحابہ کرام رضی اللہ عنھم شہید ہوئے اور مسیلمۂ کذاب کا فتنہ اپنے انجام بد کو پہنچا۔ یہ سلسلہ چلتا رہا اور ۱۹۵۳ء میں دس ہزار شہدائے ختم نبوت نے اپنے خون سے نئی تاریخ رقم کی۔ ریاستی جبر کے بعد حکمرانوں نے سمجھا کہ تحریک تشدد سے کچل دی گئی ہے۔ تب امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم نے فرمایا ’’میں اس تحریک کے ذریعے ایک ٹائم بم چھپا کر جا رہا ہوں جو اپنے وقت پر پھٹے گا‘‘۔

دنیا نے دیکھا کہ ۲۹ مئی ۱۹۷۴ء کو تحریک ختم نبوت چلی اور ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کو پاکستان کی قومی اسمبلی میں ذوالفقار علی بھٹو مرحوم کے دورِ اقتدار میں لاہوری و قادیانی مرزائیوں کو ملک کی ساتویں آئینی غیر مسلم اقلیت ڈیکلئر کر دیا گیا، ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کے اس مبارک دن کو، آج سے مدتوں پہلے ہم نے یومِ ختم نبوت (یوم قرار داد اقلیت) کے طور پر منانے کے لئے شروع کیا اور دیکھتے ہی دیکھتے تمام مکاتبِ فکر اس میں شامل ہوتے گئے

میں اکیلا ہی چلا تھا جانبِ منزل مگر
لوگ آتے گئے اور کارواں بنتا گیا

اس بار ے ستمبر آنے سے پہلے ہی ہوم ورک شروع کر دیا گیا تھا اس دوران ۲۱ اگست تا ۲۳ اگست ۲۰۱۵ء لندن میں قادیانی جماعت کا سالانہ اجتماع تھا۔ برطانیہ (لندن) میں پاکستان کے سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن جو اپنی قادیانیت نوازی اور وطن دشمنی کا پورا ریکارڈ رکھتے ہیں نے ۲۳ اگست ۲۰۱۵ء کو لندن میں قادیانی اجتماع میں باقاعدہ شرکت کی اور پیپلز پارٹی سے متعلق ہونے کے باوجود بھٹو مرحوم کے ’’قرار دادِ اقلیت‘‘ کے فیصلے کو غلط قرار دیا۔ اس پر برطانیہ اور پاکستان میں احتجاج ہوا، پنجاب اسمبلی میں واجد شمس الحسن کے خلاف قرار داد آئی، لاہور کے ممتاز قانون دان اشرف عاصمی ایڈووکیٹ نے واجد شمس الحسن کو قانونی نوٹس بھجوایا۔ اس صورتِ حال نے بھی ۷ ستمبر کی ہماری مہم کی معنویت کو آشکار کیا۔ ۷ ستمبر ہی

کو جمعیت علماء اسلام کے رہنما مولانا فضل غفور (رکن خیبر پختونخواہ اسمبلی) نے کے پی کے اسمبلی میں قرارداد پیش کی کہ:

''بحیثیت مسلمان ہم اللہ رب العالمین کو واحد لاشریک اور محمد صلی اللہ علیہ وسلم کو خاتم النبین سمجھتے ہیں چونکہ ختم نبوت کا عقیدہ ہمارے ایمان کا حصہ ہے اور اس کا دفاع ہمارا ایمانی فریضہ ہے اور آئین پاکستان نے بھی اس کو مکمل تحفظ فراہم کیا ہے۔ اس لیے نسل نو کو ختم نبوت کی ضرورت واہمیت کے عنوان سے باخبر رکھنے کے لیے یہ ہمارے نصاب تعلیم کا حصہ ہونا چاہیے، لہٰذا یہ صوبائی اسمبلی، صوبائی حکومت سے سفارش کرتی ہے کہ ختم نبوت کے عنوان سے نصاب تعلیم میں مضامین شامل کئے جائیں''۔ اس قرارداد پر پاکستان مسلم لیگ (ن)، اے این پی اور پاکستان پیپلز پارٹی نے بھی دستخط کئے اور متفقہ طور پر منظور ہوئی۔

جبکہ ۸؍ستمبر بدھ کو پارلیمنٹ ہاؤس اسلام آباد کی مسجد میں ''یوم ختم نبوت'' کی تقریب ہوئی جس کی تفصیل پارلیمنٹ ہاؤس کی مسجد کے خطیب مولانا احمد الرحمٰن نے بھی بتائی۔ خبر ملاحظہ ہو:

''اسلام آباد (خبر رساں ایجنسیاں) قائم مقام اسپیکر قومی اسمبلی مرتضیٰ جاوید عباسی نے ۷؍ستمبر ۱۹۷۴ء کے دن کو ملک کی پارلیمانی تاریخ کا انتہائی اہم دن قرار دیتے ہوئے کہا کہ اس دن قومی اسمبلی نے طویل بحث کے بعد مرزا غلام احمد قادیانی اور اُس کے پیروکاروں کو غیر مسلم قرار دیا۔ ختم نبوت مسلمانوں کا بنیادی عقیدہ اور ہر مسلمان کے ایمان کا بنیادی جزو ہے۔ بدھ کو پارلیمنٹ ہاؤس کی مسجد میں نماز ظہر کے بعد خطاب کرتے ہوئے قائم مقام اسپیکر نے کہا کہ پاکستان ایک نظریاتی ملک ہے اس کی پہچان اسلامی تشخص ہے اور اس کی بنیاد نظریۂ اسلام پر قائم ہے۔ انہوں نے کہا کہ اسلام کے رہنما اصولوں کی حفاظت ہم سب کی ذمہ داری ہے ان کی حفاظت کے لیے ہم سب کو مل کر کردار ادا کرنے کی ضرورت ہے۔ انہوں نے تحریک ختم نبوت کے تمام اکابرین اور شہدا کو خراج تحسین پیش کرتے ہوئے کہا کہ اُن کی جدوجہد اور قربانیوں کی وجہ سے آئین پاکستان میں قادیانیوں کو غیر مسلم قرار دینے کی شق کو شامل کیا گیا''۔ (روزنامہ ''اسلام'' لاہور ۱۱؍ستمبر ۲۰۱۵ء)

۷؍ستمبر کے اجتماعات ''عشرۂ ختم نبوت'' میں تبدیل ہو چلے ہیں بلکہ اس مرتبہ تو یہ سلسلہ ستمبر کے تیسرے ہفتے تک جاری رہا، مجلس احرار اسلام، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت، انٹرنیشنل ختم نبوت موومنٹ، جمعیت علماء پاکستان، جمعیت علماء اسلام، مرکزی جمعیت اہلحدیث، جماعت اسلامی اور دیگر ملکی و علاقائی تنظیموں نے ۷؍ستمبر کو بھرپور اجتماع کیے۔ قائد احرار حضرت پیر جی سید عطاء المہیمن بخاری نے ۷؍ستمبر کو بعد نمازِ ظہر چناب نگر میں جامعہ عثمانیہ ختم نبوت میں قاری شبیر احمد عثمانی کی دعوت پر سالانہ ختم نبوت کانفرنس میں شرکت کی اور اسی روز بعد نماز مغرب دفتر مرکزیہ احرار نیو مسلم ٹاؤن لاہور میں سالانہ ختم نبوت کانفرنس کی صدارت کی جس میں جامعہ اشرفیہ لاہور کے شیخ الحدیث مولانا فضل الرحیم، پاکستان شریعت کونسل کے سیکرٹری جنرل مولانا زاہد الراشدی، جسٹس (ر) میاں نذیر اختر، جمعیت علماء اسلام پاکستان کے سیکرٹری جنرل مولانا عبدالرؤف فاروقی، تنظیم اسلامی پاکستان کے سربراہ حافظ عاکف سعید، مرکزی اہلحدیث پاکستان کے مرکزی نائب امیر علامہ زبیر احمد ظہیر، عالمی مجلس تحفظ ختم نبوت کے رہنما مولانا مفتی محمد حسن اور قاری علیم الدین شاکر، رضوان الرحمٰن

رضی، مجلس احرار اسلام پاکستان کے نائب امیر سید محمد کفیل بخاری، قاری محمد یوسف احرار، قاری محمد قاسم، مولانا تنویر الحسن تحریک طلباء اسلام پاکستان کے کنوینر محمد قاسم چیمہ، محمد سفیان شفیق، محمد اسلام، سہیل الرحمٰن اور دیگر نے خطاب کیا۔ قائد احرار مولانا سید عطاء المہیمن بخاری نے صدارتی خطاب میں کہا کہ تکمیل دین اور تکمیل نبوت لازم وملزوم ہیں اور اللہ تعالیٰ نے دین ونبوت کو مکمل کردیا۔ انھوں نے کہا کہ احرار تحفظِ ختم نبوت کے مورچے کی ذمہ داری سے کبھی دستبردار نہیں ہوسکتے۔ مولانا فضل الرحیم اشرفی نے کہا کہ جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شفاعت کا ذریعہ ختم نبوت ہے جو تمام مسلمانوں کے لئے بخشش کا باعث ہے اس عقیدے کے تحفظ کیلئے خلیفۂ اول سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ کے دور خلافت میں بارہ سو جید صحابہ کرامؓ نے اپنی جانوں کا نذرانہ پیش کیا۔ مولانا زاہد الراشدی نے کہا کہ ۶ ستمبر دفاع پاکستان ہے جبکہ ۷ ستمبر یوم ختم نبوت ہے جو آپس میں ملے اور جڑے ہوئے ہیں، انھوں نے کہا کہ دفاع پاکستان اور تحفظ ختم نبوت سیکولرازم کی نفی کرتے ہیں، انہوں نے کہا کہ امیر شریعت سید عطاء اللہ شاہ بخاری مرحوم نے پاکستان بننے کے بعد ''دفاع پاکستان احرار کانفرنس'' میں وطن عزیز کے دفاع کے لئے جس پالیسی کا اعلان کیا تھا ہم آج بھی اس پر قائم ہیں جبکہ حکمران، سیاستدان اور مقتدر حلقے ملک کی نظریاتی شناخت کو تبدیل کرنے پر تلے ہوئے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ پاکستان تو قائم ہے اور قائم رہے گا لیکن وہ نظریہ کہاں ہے جس کے نام پر یہ خطہ حاصل کیا گیا تھا اس نظریے سے مجرمانہ اغماض برتا جارہا ہے ہم جغرافیائی سرحدوں کا دفاع کرنے والوں کے ساتھ ہیں لیکن وہ بتائیں کہ وہ نظریاتی سرحدوں کے دفاع سے کیوں غافل ہیں۔

جسٹس (ر) نذیر اختر نے کہا کہ محض کلیدی عہدوں سے قادیانیوں کو ہٹانے کا مطالبہ ناکافی ہے ہمارا اصل مطالبہ یہ ہے کہ ارتداد کی شرعی سزا نافذ کی جائے قادیانی جماعت کو مکمل طور پر بین کیا جائے۔ انھوں نے کہا کہ پرویز مشرف کے دور اقتدار میں قادیانیوں اور لادین عناصر کو پالیسی ساز اداروں میں بٹھایا گیا آصف علی زرداری نے اسی پالیسی کو فالو کیا اور اب نواز شریف کی حکومت قادیانیوں کو حد سے زیادہ نواز رہی ہے۔ قادیانیت نوازی کا یہ سلسلہ ملک وملت کے لئے سخت نقصان دہ ہے۔ مولانا عبدالرؤف فاروقی نے کہا کہ ۷ ستمبر ۱۹۷۴ء کی کامیابی کسی ایک طبقے کی کامیابی نہیں بلکہ پوری امت مسلمہ کی کامیابی ہے۔ انہوں نے کہا کہ دینی مدارس پر دہشت گردی کا الزام جھوٹ ہے سرچ آپریشن کے دوران مدارس میں کوئی قابل اعتراض سرگرمیاں ثابت نہیں ہوئیں۔ انہوں نے مطالبہ کیا کہ پولیس سمیت قانون نافذ کرنے والے اداروں سے قادیانیوں کو نکالا جائے اور ضرب عضب کا تیسرا فیز قادیانیوں اور چناب نگر میں قادیانیوں کی عمارتوں سے شروع کیا جائے تاکہ دہشت گردی اور دہشت گردوں کا اصل چہرہ اور روپ ظاہر ہوسکیں۔ حافظ عاکف سعید نے کہا کہ ۷ ستمبر کا تاریخی فیصلہ پارلیمنٹ نے تمام دلائل پوری طرح سن کر دیا، انہوں نے کہا کہ دستور کے اسلامی حصوں پر عمل درآمد نہیں ہو رہا، اسلامی ریاست میں مرتد کی شرعی سزا ناگزیر ہے۔ علامہ زبیر احمد ظہیر نے کہا کہ اسلام کی بنیاد عقیدۂ ختم نبوت میں مضمر ہے اس عقیدہ کا مضمون تعلیمی نصاب کا حصہ بنایا جائے تاکہ نوجوان نسل عقیدۂ ختم نبوت سے روشناس ہوسکے۔ راقم

الحروف نے کہا کہ ختم نبوت کے مشترکہ پلیٹ فارم نے ہمیشہ اتحاد امت کا مظاہرہ کیا اب بھی فرقہ واریت کا خاتمہ تحفظ ختم نبوت کی مشترکہ جدوجہد سے ہی ہوسکتا ہے اسی لئے اس قانون کو ختم کرنے کی عالمی سازشیں ہو رہی ہیں شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن نے کہا کہ اللہ تعالیٰ کا احسان عظیم ہے کہ ہمیں جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کا امتی بنایا، آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذاتِ اقدس کے دامن سے جڑے رہنے میں ہی خیر اور نجات ہے، انہوں نے کہا کہ اندھیرے، گمراہی اور فتنوں کے اس دور میں اہل حق سے جڑے رہنے میں خیر ہے جبکہ قادیانی اور دین دشمن قوتیں فتنہ انگیزی اور پاکستان دشمنی میں مصروف ہیں۔ سید محمد کفیل بخاری نے کہا کہ شہداء ختم نبوت کے مقدس خون کے صدقے یہ ملک قادیانی اسٹیٹ بننے سے محفوظ رہا، انہوں نے کہا کہ اکابر احرار و ختم نبوت نے سیاست کو عقیدے پر قربان کیا اور اس ملک کے دفاع کیلئے نظریاتی جنگ لڑی ہم پاکستان کی حفاظت کیلئے آخری سانس تک جنگ لڑیں گے۔ تجزیہ نگار رضوان الرحمٰن رضی نے کہا جناب نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلمکی ذاتِ اقدس پر حملہ ہو تو امت اپنے سینے کھول کر دفاع کرے گی، انہوں نے زور دیا کہ نسل نو کو جدید ذرائع ابلاغ اور خصوصاً سوشل میڈیا کے ذریعے منکرین ختم نبوت کی ریشہ دوانیوں کو بے نقاب کرنا چاہئے۔ قاری محمد یوسف احرار نے کہا کہ مجلس احرار اسلام برصغیر میں تحریک ختم نبوت کے مشن کی بانی جماعت ہونے کا اعزاز رکھتی ہے، ہم حکمرانوں سے کہتے ہیں کہ وہ قادیانی طبع شدہ لٹریچر کا ہی غیر جانبداری سے مطالعہ کریں تو حقیقت ان پر آشکار ہو جائے گی۔ مولانا تنویر الحسن نے کہا کہ قادیانیوں کے مذہبی تعاقب کے ساتھ ساتھ ان کے سیاسی تعاقب کی بھی شدید ضرورت ہے۔ محمد قاسم چیمہ نے کہا کہ قادیانی اکھنڈ بھارت کا عقیدہ رکھتے ہیں اور ''را'' کو قادیانی سپورٹ کر رہے ہیں ہمیں وطن عزیز کا ہر سطح پر دفاع کرنا ہے، بلوچستان میں علیحدگی پسندی کی تحریکوں کے پیچھے انڈین پیسہ اور قادیانی عقیدہ کام کر رہا ہے، کانفرنس شیخ الحدیث مولانا مفتی محمد حسن کی دعا کے ساتھ اختتام پذیر ہوئی اس موقع پر دو روزہ فہم ختم نبوت کورس کے شرکاء میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ پاکستان کے علاوہ دنیا کے کئی ممالک میں ۷ر ستمبر کے حوالے سے یوم ختم نبوت منایا گیا۔ ہم تمام مکاتب فکر کی جانب سے پورے جوش و خروش اور اہتمام کے ساتھ یوم ختم نبوت کے اجتماعات منعقد کرنے پر مبارکباد بھی پیش کرتے ہیں اور شکریہ بھی ادا کرتے ہیں، جہاں تک لندن میں سابق ہائی کمشنر واجد شمس الحسن کا یہ کہنا کہ ''قادیانیوں کو اقلیت قرار دینا بھٹو کی غلطی تھی'' جہاں قابل مذمت ہے وہاں پیپلز پارٹی کیلئے لمحۂ فکریہ بھی ہے، بھٹو نے تو کہا تھا کہ ''قادیانی پاکستان میں وہ مرتبہ حاصل کرنا چاہتے ہیں جو یہودیوں کو امریکہ میں حاصل ہے''۔ لیکن پیپلز پارٹی اور بھٹو کا فالور ہونے کے دعوے دار واجد شمس الحسن خود ہی بتائیں کہ وہ اس مسئلہ پر بھٹو کے فالور ہیں یا مرزا غلام احمد قادیانی کے؟۔ قادیانیوں نے ۱۹۸۴ء میں پاکستان کے ایٹمی راز ڈاکٹر عبدالسلام آنجہانی کے ذریعے امریکہ کو فراہم اور فروخت کئے تھے، واجد شمس الحسن پاکستان اور آئین پاکستان کے غدار ہیں اور غداروں کو ہی سپورٹ کر رہے ہیں، دینی حلقوں کی طرف سے واجد شمس الحسن کے خلاف قانونی کاروائی کا مطالبہ ہونا وقت کی ضرورت اور آئین کا تقاضا ہے۔ امید ہے کہ ذمہ دار حلقے اس پر توجہ مبذول فرمائیں گے۔